ABC Certified
Weekly MASAEL Quetta
مسائل آپ کے اجاگر ہم کرینگے
ہفت روزہ
مسائل
کوئٹہ
ایڈیٹر: اسرار محمد کھیتران
masaelqta@gmail.com
03136823946
جلد نمبر:22 | 8 دسمبر تا 14 دسمبر 2019ء | قیمت 8 روپے | شمارہ نمبر:46

چیف سیکرٹری بلوچستان کا دورہ نصیر آباد

رپورٹ: اختر منگی

صوبہ بلوچستان قدرتی وسائل سے مالا مال ہے ہر سو بکھری ہوئی نعمتیں عیاں ہیں بلوچستان کی کوئی ڈویژن میوہ جات سے مالا مال ہے تو کوئی ڈویژن سونے چاندی کرومائیٹ جپسم و دیگر قدرتی وسائل کے ذخائر اپنے سینے میں سموئے ہوئے ہے تو کوئی زرمبادلہ حاصل کرنے کے لیئے اپنے وسیع و عریض دامن پھیلائے ہوئے ملک و صوبے کی تعمیر و ترقی کا سفر طے کرنے میں پیش پیش ہے اسی طرح بلوچستان کی واحد نصیر آباد ڈویژن جسے بلوچستان کے اناج گھر کے طور پر جانا جاتا ہے یہاں پر بسنے والے لوگ فراخ دل اور مہمان نواز ہیں جنہوں نے کھیتی باڑی کے ذریعے صوبے کی خوراک کی ضروریات کو پورا کرنے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے نصیر آباد ڈویژن میں لاکھوں ایکڑ اراضی دریائی پانی سے سیراب ہوتی ہے اور لاکھوں میٹرک ٹن اناج پیدا کرتی ہے جہاں قدرتی وسائل سے یہ صوبہ مالا مال ہے تو وہاں پر مسائل سے بھی ہیں جس کے ازالے کے لیئے چیف سیکرٹری بلوچستان کیپٹن (ر) فضیل اصغر بذات خود بلوچستان کے علاقوں کا دورہ کر کے عوامی مسائل سے آگاہی حاصل کرنے میں ہمہ تن جٹے ہوئے ہیں گوادر خضدار، سبی، بکھران سمیت نصیر آباد ڈویژن کا دورہ کر کے انہوں نے عوام کو یہ پیغام دیا

ہے کہ صوبائی حکومت عوام کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گی ان کے مسائل ان کی دہلیز پر حل کی سعی کی جائے گی گزشتہ دنوں چیف سیکرٹری بلوچستان کیپٹن (ر) فضیل اصغر نصیر آباد ڈویژن کے دورے کے موقع پر جب ڈیرہ مراد جمالی پہنچے تو ہیلی پیڈ پر کمشنر نصیر آباد ڈویژن جاوید اختر محمود نے ڈی آئی جی نصیر آباد رینج شہاب عظیم لہڑی ڈپٹی کمشنرز ظفر علی ایم شہی، آغا شیر زمان خان، محمد یونس سنجرانی، شرجیل نور اور سلطان احمد بگٹی کے ہمراہ ان کا پر تپاک استقبال کیا چیف سیکرٹری کے ہمراہ سیکریٹری اریگیشن علی اکبر بلوچ، سیکریٹری ایگریکلچر قمر دشتی، اور سیکریٹری ایس اینڈ جی اے ڈی ڈاکٹر ثاقب بھی تھے انہیں قافلے کی صورت میں کمشنر آفس ڈیرہ مراد جمالی پہنچایا گیا جہاں پر چیف سیکریٹری بلوچستان کیپٹن (ر) فضیل اصغر نے شجر کاری کو فروغ دینے اور اس کی اہمیت اور افادیت کو عوام تک پہنچانے کے لیئے پودا لگایا اور آفیسران کو ہدایت دی کہ نصیر آباد ڈویژن جوکہ بلوچستان کا گرین بیلٹ ہے تمام مقامی زمینداروں اور کسانوں کو جنگلات کے فوائد کے متعلق آگاہی فراہم کریں اور جنگلات کے فروغ کے لیئے ڈویژن بھر میں قومی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جائے تاکہ صاف ستھرے اور صحت مند پاکستان کی بنیاد رکھی جا سکے انہوں نے کہا کہ اس وقت پاکستان کو ماحولیاتی آلودگی کا سامنا ہے جس کے لیے وسیع و عریض پیمانے پر جنگلات کا فروغ ناگزیر بن چکا ہے عوام کو بھی چاہیئے کہ وہ شجر کاری مہم کو کامیاب بنانے کے لیئے حکومت کا بھرپور ساتھ دیں علاوہ ازیں چیف سیکرٹری بلوچستان کیپٹن (ر) فضیل اصغر نے کمشنر نصیر آباد جاوید اختر محمود کے ہمراہ کمشنر آفس میں کمیٹی روم کا افتتاح کیا جہاں پر انہوں نے نصیر آباد ڈویژن کے آفیسران کے اجلاس کی صدارت کی جس میں کمشنر نے نصیر آباد ڈویژن کے مسائل ترقیاتی کام اور عوامی مشکلات سمیت تمام صورتحال کے متعلق جن میں زمینداروں اور کسانوں سے سرکاری واجبات کی وصولی، قبضہ مافیا کے خلاف کاروائی، اریگیشن کی نہروں کی بھل صفائی، اوچ پاور پلانٹ سے سرکاری ٹیکس کی وصولی، ڈیرہ مراد جمالی ٹاؤن میں الاٹمنٹ کی پالیسی و دیگر کئی امور شامل ہیں پر تفصیلی بریفنگ دی کمشنر نے بتایا کہ صوبائی حکومت نے بلوچستان کے دریائی پانی سے آباد ہونے والے کسانوں کی خوشحالی کے لیئے دو بڑی نہروں پٹ فیڈر کینال اور کیرتھر کینال کی ذیلی شاخوں کی بھل صفائی کے لیئے خطیر رقم فراہم کی تاکہ کسانوں کے مسائل حل ہو سکیں انہیں بوائی کے سیزن میں پانی کی فراہمی ممکن ہو اور ٹیل تک زمینداروں اور کسانوں کو ان کے حصے کے مطابق پانی کی فراہمی میسر آسکے جس پر صوبائی حکومت نے ہنگامی بنیادوں پر بھل صفائی کے کام کا آغاز کرایا کام کی نگرانی میں نے اپنے متعلقہ ڈپٹی کمشنرز کے ساتھ کی اور آئے روز بھل صفائی کے کام کا جائزہ لیتے رہے کام کے معیار پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا گیا کیونکہ زراعت کا شعبہ ہماری معیشت کا ضامن ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے ہم اپنے اہداف پر پورا اترے اور وقت کے مطابق ٹیل تک پانی کی رسد کو یقینی بنایا انہوں نے مزید بتایا کہ نصیر آباد ڈویژن سے عشر آبیانہ اور زرعی انکم ٹیکس کی وصولی کے ہدف کو پورا کرنے کے لیئے میری ٹیم نے کوئی کسر نہیں چھوڑی گزشتہ کئی سالوں کے مقابلے اس مرتبہ ہم نے سرکاری واجبات کی ریکوری میں تمام وسائل بروئے کار لائے اور بہتر انداز میں ریکوری کے عمل کو پورا کیا سرکاری واجبات کی وصولی آج بھی جاری و ساری ہے جس پر چیف سیکریٹری نے اطمینان کا اظہار کیا اور تمام ٹیم کو بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے پر شاباش بھی دی جبکہ اجلاس میں تمام ڈویژنل ہیڈز نے اپنے محکموں کے متعلق مسائل عوامی مفاد عامہ میں جاری ترقیاتی اسکیمات سے متعلق چیف سیکریٹری کو آگاہ کیا گیا اس موقع پر چیف سیکریٹری کیپٹن (ر) فضیل اصغر نے محکمہ صحت اور محکمہ تعلیم کی کارکردگی پر مایوسی کا اظہار کیا اور کمشنر نصیر آباد کو ہدایت دی کہ ان محکموں کی بہتری اور درپیش مسائل کے حل کیلئے مجھے تفصیل سے آگاہی فراہم کی جائے تاکہ ان میں بہتری کیلئے ٹھوس اقدامات کیئے جاسکیں انہوں نے کہا کہ نصیر آباد ڈویژن بلوچستان کا گرین بیلٹ ہے جہاں سے صوبے بھر کی عوام کیلئے خوراک کی ضروریات پوری کی جاتی ہیں محکمہ اریگیشن زرعی پانی کی منصفانہ تقسیم کے عمل کو یقینی بنائیں پانی چوری کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی تاکہ ٹیل تک کے زیادہ سے زیادہ رقبے پر فصلات کاشت کی جائیں زراعت کی افادیت کے حوالے سے زمینداروں میں شعور آگاہی فراہم کی جائے اور کپاس کی پیداوار کیلئے مختلف

زمینداروں کو دیگر صوبوں میں کپاس کی پیداوار اور ان کے منافع کے بارے میں آگاہی فراہم کرنے کے لئے دورہ کروائیں انہوں نے کہا کہ نصیر آباد ڈویژن کی زرعی زمین زرخیز ہے جو سونا اگلتی فصلوں کی صورت میں ہوتا ہے جو ملک کی معیشت کی بہتری میں اہم کردار ادا کر رہی ہے شالی کی فصل میں زرعی پانی زیادہ استعمال ہوتا ہے جس کے باعث ہمیں زرعی پانی کی قلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور وسیع و عریض رقبہ فصلات کاشت ہونے سے رہ جاتا ہے محکمہ زراعت کو چاہیئے کہ وہ کپاس کی فصل کی طرح کی ایسی فصلات زمینداروں میں متعارف کروائیں جن سے پانی استعمال کر کے زیادہ منافع حاصل کیا جا سکے تاکہ وسیع و عریض رقبے کو زیر کاشت لائے جاسکیں صوبائی حکومت زراعت کے فروغ میں دلچسپی لے رہی ہے کیونکہ نصیر آباد ڈویژن کی اکثر و بیشتر آبادی کا ذریعہ معاش بھی زراعت سے وابستہ ہے کسانوں کی فلاح و بہبود کے لیئے حکومت موثر انداز میں حکمت عملی مرتب کر رہی ہے تاکہ کسانوں کو اپنے پاؤں پر بہتر انداز میں کھڑا کیا جاسکے اور صوبے کو ترقی کی راہ پر مزید احسن طریقے سے گامزن کیا جائے چیف سیکریٹری نے کہا کہ میرے یہاں آنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ یہاں کے آفیسران سے ملاقات کر کے درپیش مسائل سے آگاہی حاصل ------

باقی صفحہ نمبر3 پر

میرٹ اور ترقیاتی فنڈز کی منصفانہ تقسیم

بلوچستان کے وزیر اعلیٰ جام میر جام کمال خان نے اقتدار سنبھالتے ہی صوبے کے پسماندہ علاقوں کی ترقی کا اعلان کیا وزیر اعلیٰ جام کمال خان جو اپنی نسل کے تیسرے فرد ہیں جو وزیر اعلیٰ کے منصب پر منتخب ہوئے ان کے دادا جام میر غلام قادر خان آف لسبیلہ اور والد جام یوسف صوبے کے وزیر اعلیٰ رہ چکے ہیں جام خاندان صوبے کا لبرل خاندان ہے اور یہاں بسنے والی تمام قومیں ان کا احترام کرتی ہیں اپنے والد جام یوسف کے دور میں جام کمال ضلع لسبیلہ کے ناظم بھی رہ چکے ہیں وہ دینی جذبے سے سرشار ہیں اور ان کی ایمانداری ہر قسم کے شک وشبے سے بالاتر ہے مگر نوجوانی میں اتنے بڑے منصب پر آنا ان کیلئے گو کہ مشکل ثابت نہ ہوا مگر مخلوط حکومت کی قیادت کرنا ان کے لئے کسی قسم کے چیلنج سے کم نہیں وہ بڑی خوبصورتی اور افہام وتفہیم سے مخلوط حکومت چلا رہے ہیں مگر ان کیلئے کچھ معاملات ایسے ہیں جو عوام اور صوبے کی ترقی کو متاثر کرسکتے ہیں سب سے پہلے انہوں نے مخلوط حکومت میں شامل وزراء اور مشیروں کو مکمل اختیارات دے کر رکھے ہیں

تحریر: نعیم خان کاکڑ

تقرری وتبادلوں کے معاملے میں وہ بااختیار ہیں مگر ان کو یہ معلوم ہوگیا ہے کہ مکمل اختیارات کا نتیجہ میرٹ کی پامالی کی شکل میں نکل آیا اور جو آفیسر وزیر یا مشیر کی بات نہیں مانتا اس کا تبادلہ ہوجاتا علاوہ ازیں انہوں نے ایم، پی، اے فنڈز کے معاملے میں برابری کو ترجیح دی ہے یہ ٹھیک ہے ان کو برابر فنڈز ملنے چاہئیں مگر وزیر اعلیٰ بلوچستان کو صوبے کے اضلاع کی حالت دیکھ کر ایم، پی، اے فنڈ دینے چاہئیں ایک ضلع ایسا ہے جہاں 14 سے 16 ایم، پی، اے ہیں ایم، این، اے اور سینیٹرز کا ذکر نہیں کرتا وہ اس کے علاوہ ہیں جبکہ ایک ضلع ایسا ہے کہ جہاں تین سے چار ایم، پی، اے ہیں اب آپ کس طرح ترقی کے عمل کو آگے بڑھائیں گے وزیر اعلیٰ بلوچستان کو چاہئے کہ ہر ضلع کی حیثیت جس میں پسماندگی، آبادی اور رقبہ اہمیت رکھتا ہے اس کو ترجیح دیں ان علاقوں کے منتخب ارکان کو زیادہ فنڈز دیں اور جن علاقوں میں زیادہ ارکان ہیں ان کے فنڈز کم کرکے دیے جائیں اگر ایسا کرنے سے مخلوط حکومت میں کسی قسم کی دراڑ کا خطرہ ہو یا ممبران کی ناراضگی کا خدشہ ہو تو وزیر اعلیٰ بلوچستان صوبے کے انتہائی پسماندہ علاقوں کیلئے اپنی زیر نگرانی علیحدہ سے فنڈز مختص کریں اس سے ان کے دور حکومت میں صوبے کے تمام اضلاع میں یکساں ترقی ہوسکے گی وزیر اعلیٰ بلوچستان زیادہ سے زیادہ منصوبوں کی بجائے کم منصوبوں پر زور دیں ماضی میں ہم نے دیکھا ہے کہ ایسے ایسے منصوبے بنائے جاتے رہے جو پانچ پانچ سال تک مکمل نہیں ہوئے تھے بعد ازاں آنے والی حکومتیں ان منصوبوں کو چھوڑ دیتی تھیں جس کی وجہ سے اربوں روپے کے فنڈز ضائع ہوجاتے تھے وزیر اعلیٰ بلوچستان کو چاہئے کہ وہ خود صوبے کے ہر ضلع کے ترقیاتی منصوبوں کا جائزہ لیتے رہیں اور رپورٹ طلب کرتے رہیں اب تو ٹیکنالوجی کا جدید دور ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب بھی Twitter اور وٹس اپ کا استعمال کرتے ہیں ان کیلئے یہ کوئی مشکل نہیں صوبے کے عوام کو ان سے بہت امیدیں ہیں علاوہ ازیں مشیر کا مقصد وزیر اعلیٰ کو مشورہ دینے والا ہوتا ہے وزیر اعلیٰ ان کا مشورہ ضرور لیں مگر فیصلہ خود کریں کیونکہ جس محکمے کا مشیر ہوتا ہے اس محکمے کا وزیر دراصل وزیر اعلیٰ ہی ہوتا ہے اس لئے میرٹ کو یقینی بنانے کیلئے وزیر اعلیٰ خود تمام معاملات کو کنٹرول کریں بیوروکریسی میں تبدیلی قانون کے مطابق کریں آئے دن تقرری وتبادلے بھی حکومت کی بدنامی کا سبب بنتے ہیں امید ہے کہ وزیر اعلیٰ جام کمال اس جانب خصوصی توجہ دینگے۔

لاوارث صوبے کا کوئی پرسان حال نہیں

تقریباً 40 فیصد زمینی حدود کے ساتھ صوبہ بلوچستان ملک کا سب سے بڑا صوبہ ہے اس کی آبادی تقریباً ایک کروڑ تیس لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ اس صوبے میں بلوچ، پشتون، براہوی، ہزارہ اور دیگر زبانوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور بھائی چارے کے رشتے استوار ہیں جبکہ کبھی کبھار غلط پالیسیوں کی وجہ سے ان کے رشتوں میں دراڑیں پیدا ہوئیں اور نفرتوں کی وجہ سے حالات بھی خراب ہوئے۔ 1973ء کے آئین کے بعد اس صوبے میں اپنی صوبائی اسمبلی اور ہائی کورٹ سمیت تمام انتظامی بندوبست موجود ہے اور آئین میں اٹھارویں ترمیم کے بعد صوبوں کو مزید بااختیار بنایا گیا ہے اور آئین میں موجود مشترکہ مفادات کونسل اور دیگر اکنامک فورم کے ذریعے صوبے کو بجٹ خسارا پورا کرنے اور ترقیاتی کاموں کیلئے وفاق کی طرف سے رقوم بھی فراہم ہوتی رہتی ہیں۔ ارکان صوبائی اسمبلی اور قومی اسمبلی وسینیٹ میں موجود صوبے کے منتخب نمائندوں کے ذریعے عوامی فلاح وبہبود سے متعلق پالیسیاں بنائی جاسکتی ہیں اور وفاقی حکومت کی سرپرستی اور صوبائی حکومت کے عزم کے ساتھ عوام کی خوشحالی کیلئے امن، روزگار، انصاف، تعلیم، صحت، خوراک، پوشاک اور رہائش جیسی بنیادی سہولیات کی فراہمی ممکن بنائی جاسکتی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے 1973ء کے آئین کے تحت آزادانہ انتخابات کے ذریعے بننے والی پہلی حکومت کی برخاستگی اور گورنر راج کے نفاذ کے بعد سے اب تک قائم کی گئیں تمام حکومتوں سے متعلق عوامی رائے ہے کہ اس صوبے میں 1973ء کے بعد کوئی بھی حکومت عوام کے ووٹوں سے نہیں بنی بلکہ حکومت بنانے والوں نے ان حکومتوں کو موقعے دیے اور ان حکومتوں نے عوام کی فلاح وبہبود کے بجائے ذاتی مفادات حاصل کیے۔ اسی لئے صوبہ بلوچستان کی دیگر صوبوں سے ملنے والی شاہراہوں پر جب آپ سفر کررہے ہوں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ صوبہ بلوچستان کی شاہراہیں افغانستان سے بھی بدتر حالت میں ہیں جبکہ دیگر صوبوں کو دیکھتے ہوئے احساس ہوتا ہے کہ کیا صوبہ بلوچستان بھی اسی ملک کا حصہ ہے؟ صوبے میں جمہوریت کے نام پر سرداروں، نوابوں، خانوں، مذہبی عناصر اور دیگر طاقتوروں کو بخوشی ووٹ نہیں دیے گئے بلکہ ان طاقتوروں نے ریاستی اداروں کی سرپرستی کے ذریعے نمائندگی حاصل

تحریر: محمد رمضان اچکزئی

کرکے بعدازاں اپنی مرضی سے بجٹ بنائے اور پھر بجٹ خرچ کیا یا نہیں کیا؟ صوبے میں کاغذی منصوبے بنائے گئے اور ان منصوبوں کے ذریعے خطیر رقوم ہڑپ ہوتی رہی ہیں۔ صوبے کے ایک نواب اور سابق گورنر نے ایک خاتون اینکر کو انٹرویو دیتے ہوئے گورنر ہاؤس میں کہا تھا کہ سچ یہ ہے کہ صوبے میں کرپشن اور کمیشن کی انتہا ہے انہوں نے بتایا تھا کہ کچھ دن پہلے میں خود بھی نیب کی انکوائریاں اور تفتیش بھگتتا رہا اور معاملہ رفع دفع کرنے کے بعد آج ایک بار پھر ضرورت کے مطابق گورنر ہاؤس میں موجود ہوں۔ ایسی صورتحال واضح کرتی ہے کہ اس صوبے کے نوجوان جو تعلیم اور ہنر حاصل کرکے صوبے اور ملک کے معاملات میں اپنا حصہ ڈالنے کی پوزیشن میں آسکتے ہیں لیکن صوبے میں تعلیمی پسماندگی کی انتہا ہے، سرکاری اسکولوں میں تعلیم نہ ہونے کے برابر ہے اور پرائیویٹ اسکولوں میں فیسیں اتنی زیادہ ہیں کہ عام شہری کیلئے تعلیم حاصل کرنا مشکل بنادیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ صوبے کے نوجوان جہالت میں رہ رہے ہیں اور جہالت نے انہیں طاقتوروں کا پیروکار اور غلام بنادیا ہے اور طاقتوروں کی آپس میں ناراضگیوں کی وجہ سے یہ نوجوان مارے بھی جاتے ہیں، غائب بھی ہوجاتے ہیں، انہیں ملک سے فرار بھی ہونا پڑتا ہے اور شہروں میں کیڑے مکوڑوں کی طرح مار بھی دیے جاتے ہیں اور ان کا کوئی پرسان حال اور مستقبل نہیں ہے۔ صوبے کی واحد بڑی اور قدیم یونیورسٹی میں گزشتہ دنوں واش روموں میں کیمروں کے اسکینڈل سے ہم سب اندازہ کرسکتے ہیں کہ ان یونیورسٹیوں میں نوجوان مرد وخواتین کس کرب میں مبتلا ہوئے ہونگے اور آج تک کسی بھی ذمہ دار کو انصاف کے کٹہرے میں نہیں لایا گیا کیونکہ ایسی حرکت کرنے والے طاقتور لوگوں کے ہم پیالہ وہم نوالہ ہوتے ہیں۔ صوبے میں گیس نکلی لیکن صوبے کی اکثریت اس گیس سے محروم ہیں، ریکوڈک میں سونے کے ذخائر دریافت ہوئے لیکن اس کے فوائد تاحال صوبے کو حاصل نہیں ہوئے، زراعت کیلئے پالیسیاں موجود نہیں ہیں، مالداروں کو معلومات اور امداد کے فقدان کی وجہ سے صوبے کے عوام کی زندگیوں میں بہتری کے آثار بھی نہیں ہیں۔ اس صوبے کا سارا بجٹ حکمرانوں، سرکاری افسروں اور ملازمین پر خرچ کیا جارہا ہے گزشتہ دنوں اخبارات کے ذریعے معلوم ہوا کہ صوبے میں 45 ہزار ملازمین نادرا کے ڈیٹا کے مطابق جعلی اور بوگس ہیں اور ان کی تنخواہیں لی جارہی ہیں اس قسم کی بے قاعدگیوں کا خاتمہ ہونا چاہیے۔ اسی طرح صوبے میں بنے ہوئے خدمت کے تمام اداروں کو دیکھا جاسکتا ہے کہ اس میں کسی غریب شہری کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے، پولیس، پٹواری، میونسپلٹی، پانی، بجلی اور گیس کی فراہمی اور دیگر بنیادی ضروریات کے اداروں میں رشوت سرعام لی جاتی ہے اور محاسبے کا کہیں بھی کوئی نظام موجود نہیں ہے۔ صوبے کی گزشتہ تین چار حکومتوں کے اخراجات کا اگر باریک بینی سے آڈٹ کرایا جائے تو معلوم ہوگا کہ رقوم صوبے کی ترقی پر خرچ کرنے کے بجائے لوٹ کھسوٹ زیادہ ہوئی ہے۔ وفاقی حکومت نے چین کے ساتھ 60 ارب ڈالر سے زیادہ کے معاہدے چائنہ پاکستان اکنامک کوریڈور (سی پیک) کے تحت کیے ہیں اور سی پیک کے ذریعے لاہور سے ملتان اور ملتان سے سکھر تک اور اسی طرح ایبٹ آباد تک موٹر ویز بن چکے ہیں لیکن بدقسمتی سے صوبہ بلوچستان کی دو اہم شاہراہیں کوئٹہ سے کراچی اور کوئٹہ سے ڈیرہ غازی خان پرانی حالت میں ہونے کی وجہ سے ان شاہراہوں پر آئے روز حادثات پیش آرہے ہیں اور قیمتی جانیں ضائع ہورہی ہیں ان شاہراہوں کو بھی سی پیک کا حصہ بنانے سے صوبہ بلوچستان ملک کے دوسرے صوبوں کے ساتھ مواصلاتی رابطے میں بہتر طور پر منسلک ہوجاتا۔ سی پیک کے معاہدے کے مطابق اب تین اکنامک زون ایک فیصل آباد کے قریب علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی اکنامک زون، ایک خیبر پختونخوا میں رشکئی اکنامک زون اور ایک صوبہ سندھ میں ڈھب جی کے مقام پر اکنامک زون بن رہے ہیں اور اس طرح کے دیگر 6 مزید زون بھی بعد ازاں بنیں گے لیکن اس میں صوبہ بلوچستان میں کوئی زون نہ بنانا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ صوبہ لاوارث ہے اور اس کا کوئی پرسان حال نہیں ہے کیونکہ اس صوبے میں طاقتور شخصیات کا تعلق صوبے سے نہیں ہے اور صوبے میں رہنے والی سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے کے ساتھ دست وگریباں اور ایک پلیٹ فارم پر موجود نہیں ہیں بلکہ جس پارٹی پر غیبی قوت مہربان ہوجائے وہی پارٹی رات ورات صوبے کے اقتدار میں آجاتی ہے اور پھر اس پارٹی کو عوام کی خوشحالی سے کوئی غرض نہیں ہوتی کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ انہیں عوام اقتدار میں نہیں لائے تھے اس لیے وہ ان قوتوں کی خوش آمد کرتے ہیں جنہوں نے انہیں اقتدار کی کرسیوں پر براجمان کیا ہوا ہے۔ صوبہ قدرتی وسائل سے مالا مال ہے اور اس صوبے کے نوجوانوں کو ترجیحی بنیادوں پر تعلیم اور ہنر ملنے سے وہ صوبے اور ملک کی ترقی میں کردار ادا کرسکتے ہیں۔ انہیں اگر اچھا روزگار ملے تو وہ بندوق اٹھانے کے بجائے اپنے صوبے اور ملک کی تعمیر وترقی میں اپنی خدمات پیش کرسکتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ آج پالیسی ساز اور طاقتور طبقات سی پیک کے تحت نوجوانوں کیلئے آئے ہوئے وظائف میں صوبے کے نوجوانوں کو تعلیم کیلئے بیرون ملک بھیجیں، صوبے کے نوجوانوں کو پنجاب، خیبر پختونخوا، سندھ اور وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں کوٹے کے مطابق ملازمتیں فراہم کریں تاکہ اس صوبے کے نوجوان اگر کسی دوسرے صوبے یا وفاقی دارالحکومت جائیں تو انہیں ان سیکریٹریٹس میں صوبہ بلوچستان کے نوجوان بھی بیٹھے ہوئے نظر آئیں۔ آئینی کوٹے کے مطابق ملک میں ملازمتوں کی فراہمی کے ساتھ انہیں بیرون ملک سفارت خانوں میں بھی تعیناتیاں دی جائیں تاکہ اس صوبے کے نوجوان دیگر صوبوں کے نوجوانوں کے ساتھ مل کر ملک کے مستقبل کو سنواریں اور اسے ہر قسم کی دہشتگردی، بیرونی خطرات اور افراتفری سے محفوظ بنائیں۔

ہفت روزہ مسائل کوئٹہ

چیف ایڈیٹر وپبلشر محمد اسحاق نے سعید پرنٹنگ پریس مشن روڈ کوئٹہ سے چھپوا کر دفتر ہفت روزہ مسائل کوئٹہ آرٹ سکول روڈ کوئٹہ سے شائع کیا۔ فون نمبر: 081-2822725

ڈپٹی ایڈیٹر: غضنفر محمد کھیتران

چیف رپورٹر: نثار محمد کھیتران

آپ بھی لکھ سکتے ہیں

سیاسی، سماجی معاشی موضوعات کے متعلق اپنی مختصر مگر جامع تحریریں صاف ستھرے انداز میں ہمیں بھیجیے ہم انہیں اپنے اخبارات کی زینت بنائیں گے۔

رابطہ نمبر: 03327865820

واٹس اپ: 03136823946

Email: masaelqta@gmail.com

(ادارے کا کالم نگاروں/مضمون نگاروں کی ذاتی رائے اور ان کے مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں) ادارہ

سی پیک میں پنجاب کی ایک لاکھ ملازمتیں

بلوچستان میں بیروزگاری دن بدن بڑھتی چلی جارہی ہے اور صوبائی حکومت کی کوشش ہے کہ اس مقصد کیلئے خصوصی اقدامات کئے جائیں جن میں مرکز میں صوبے کے نوجوانوں کو ملازمتوں کے مواقع فراہم کرنا شامل ہے کل صوبائی اسمبلی کا اجلاس شروع ہورہا ہے اور اس اجلاس میں اپوزیشن کی طرف سے صوبے میں ہونے والی بھرتیوں میں بے قاعدگیوں پر شدید ہنگامہ آرائی کا خدشہ ہے اس کے علاوہ اپوزیشن حکومت سے وفاقی میں 1947ء سے لیکر اب تک بلوچستان کے پورے کوٹے کے بارے میں بھی جواب مانگے گی یہ مسئلہ ماضی میں بھی اٹھایا گیا تھا مگر صرف زبانی جمع خرچ اور تسلی کے علاوہ کچھ نہیں کیا گیا اب وقت آگیا ہے کہ بلوچستان کی موجودہ صوبائی حکومت جو وفاقی حکومت کی اتحادی ہے اور وفاقی حکومت بھی بار بار یہ کہتے نہیں تھکتی کہ بلوچستان کو اس کا فنڈز اور ملازمتوں کا مکمل کوٹہ دیا جائے گا تو اس سے پہلے صوبائی حکومت وفاق کے تمام محکموں اور خودمختار اداروں میں بلوچستان کے کوٹے کی مکمل تفصیل طلب کرے ایک اندازے کے مطابق 1947ء سے اب تک وفاقی محکموں میں بلوچستان کا کم از کم ایک لاکھ ملازمتیں ہیں جو کارپوریشنوں اور مختلف اتھارٹیز میں ممبر و دیگر آسامیوں سے لیکر کلاس فور تک کی ملازمتیں ہیں سابق ادوار کی طرح موجودہ دور میں بھی پرانا سلسلہ جاری رہے کہ وفاقی محکموں اور دیگر اداروں میں کلاس فور کی آسامیوں پر بلوچستان کے کوٹے پر درخواستیں طلب کی جاتی ہیں جس پر بھی جعلی ڈومیسائل کے حامل افراد بھرتی کئے جاتے ہیں جبکہ آفیسرز کی سطح یا اتھارٹیز میں ممبرز کی آسامیوں پر بلوچستان کے لوگوں کو نظرانداز کردیا جاتا ہے گزشتہ دنوں پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ سی پیک میں پنجاب کے ایک لاکھ لوگوں کو روزگار ملے گا جس پر صوبے کے عوام میں مایوسی کی لہر دوڑ گئی سی پیک میں ملازمتوں میں پہلا حق بلوچستان اور دوسرا کے پی کے کا ہے دیگر صوبوں کو صرف سیاسی مقاصد حاصل کرنے کیلئے شامل کیا گیا ہے اور گوادر سے چین تک سی پیک اور جو سنٹرل ایشیا تک جائیگا اس میں پنجاب اور سندھ کا کردار یا اہمیت واضح نہیں اگر ترقیاتی فنڈز یا منصوبوں کیلئے ان دونوں صوبوں کو شامل کیا گیا ہے تو کم از کم اتنا ظلم نہ کیا جائے کہ سرزمین بلوچستان کو ماضی کی طرح مال غنیمت سمجھا جائے اور ملازمتوں کا حق بھی یہاں کے لوگوں سے چھین لیا جائے صوبائی حکومت کیلئے یہ کڑا امتحان ہے کہ اس جانب توجہ دے۔

Pakistan hopes for end to 'pause' in Afghan peace talks

ISLAMABAD: Pakistan hopes that the latest 'pause' in negotiations between the United States and Taliban will end soon and progress towards a political settlement of the conflict can be resumed.

This was conveyed by Foreign Minister Shah Mehmood Qureshi to US Special Envoy for Afghan Reconciliation Zalmay Khalilzad here on Friday.

The US envoy was visiting Islamabad a day after the United States paused the resurrected peace talks with Taliban in Doha over the attack on Bagram airbase in Afghanistan.

Two Afghan civilians were killed and another 70 injured when Taliban on Wednesday attacked the largest US military facility in Afghanistan. No coalition service members were killed in the attack.

Reacting to the attack, Ambassador Khalilzad tweeted: "When I met the Talibs today, I expressed outrage about yesterday's attack on Bagram, which recklessly killed two and wounded dozens of civilians. Taliban must show they are willing & able to respond to Afghan desire for peace. We're taking a brief pause for them to consult their leadership on this essential topic."

The pause represents the latest interruption in the US-Taliban negotiations. The dialogue had resumed last Saturday after remaining suspended for almost three months. President Donald Trump had declared the process dead and ended all contacts with Taliban in September when an American soldier was killed in an attack claimed by the insurgent group.

US special envoy Khalilzad discusses reconciliation process with Qureshi, Gen Bajwa

One of the main issues discussed in the most recent round of talks was reduction of violence. The US wants Taliban to commit to violence reduction before any agreement is signed between them.

Mr Qureshi, in his meeting with Mr Khalilzad, reaffirmed Pakistan's commitment to facilitating the peace process. "Pakistan would continue to sincerely facilitate the Afghan peace process as a shared responsibility," the foreign minister said. A statement on the meeting said the US envoy briefed the foreign minister on the discussions with the Taliban representatives. Ambassador Khalilzad also met Army Chief Gen Qamar Bajwa at GHQ.

کرپشن کے خاتمہ میں میڈیا کا کردار

تحریر: عبدالرحمان آغا،
اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعلقات عامہ

کسی بھی معاشرے میں میڈیا کا کردار ہمیشہ سے انتہائی اہمیت کا حامل رہا ہے، جدید جمہوری قومی نظام میں ریاست کا چوتھا ستون تصور کیے جانے والے میڈیا کو معاشرے کی مربوط و موثر کردار سازی میں ناگزیر اہمیت حاصل ہے اور میڈیا کو معاشرے کا آئینہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ ذرائع ابلاغ خواہ وہ اخبارات ہوں یا ریڈیو، ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ ان کی اہمیت اور اثر انگیزی گزرتے وقت کے ساتھ بڑھتی چلی جارہی ہے جس طرح مختلف ادوار میں اس شعبے میں تبدیلی آئی ہے اسی طرح اس کے کام کرنے کے طور طریقے بھی بدلتے چلے گئے ہیں، تقریباً دو دہائیاں قبل تک لوگوں کو حالات حاضرہ سے آگہی کے لیے اخبارات کا سہارا لینا پڑتا تھا پھر ایک وقت آیا جب 2002ء کے وسط میں نیوز چینل کا آغاز ہوا اور کچھ ہی عرصہ میں عوام کی جانب سے پزیرائی ملنے پر نیوز چینلز کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اب سوشل میڈیا نے ٹی وی چینلز اور اخبارات کی لائن اینڈ لینتھ یکسر بدل کر رکھ دی ہے، یہی وجہ ہے کہ تحقیقاتی صحافت کی اہمیت پہلے سے زیادہ ہوگئی ہے، کرپشن یا بدعنوانی کے خاتمہ اور معاشرے کی درست سمت کے تعین میں میڈیا کا کردار کلیدی ہے، میڈیا سے تعلق رکھنے والے حضرات اگر یہ عزم کرلیں کہ اپنے قلم کی طاقت اور صلاحیتوں کو معاشرتی برائیوں کے تدارک اور مثبت تبدیلیوں کے لیے استعمال کریں گے تو یقیناً معاشرے سے کرپشن جیسے خطرناک ناسور کا مکمل خاتمہ ممکن ہے۔ کرپشن کے ناسور نے ہمارے ملک و معاشرے کو کھوکھلا کردیا ہے اور ملک کی تعمیر و ترقی اور خوشحالی کے حصول میں حائل سب سے بڑی رکاوٹ کرپشن ہے بلکہ اس کے باعث ہمارا پورا معاشرہ پستی کی طرف جارہا ہے، کرپشن کا خاتمہ کسی فرد واحد کی انفرادی کوشش سے ممکن نہیں بلکہ اس کے مکمل خاتمے کے لیے مجموعی طور پر اقدامات اور کاوشیں کرنی ہونگی۔ کرپشن کے خاتمہ اور اصلاح معاشرہ کے لیے سرکاری ادارے چاہیے وہ نیب (NAB) ہو یا اینٹی کرپشن اپنا کام کررہے ہیں جبکہ مختلف اوقات میں انسداد بدعنوانی کے غرض سے مہمات چلائی جارہی ہیں جو یقینی طور پر حوصلہ افزاء ہے مگر کرپشن کے مکمل خاتمے میں میڈیا کی مدد اور ذاتی انفرادی و اجتماعی کوششوں سے یقینی طور پر اس حوالے سے مطلوبہ اہداف کا حصول ممکن ہے، بلاشبہ میڈیا ایک ایسی طاقت جسے اگر خالصتاً معاشرے کی اصلاح، کرپشن و دیگر معاشرتی برائیوں کے خاتمے کے لیے استعمال کیا جائے تو اس سے ملک کے سیاسی و انتظامی صورتحال اور معاشی حالات کو بہتر سے بہتر بنایا جاسکتا ہے، آج کے گلوبلائزڈ معاشرے میں عوام کے لیے اپنے اطراف میں ہونے والی قومی اور بین الاقوامی سرگرمیوں سے آگاہ رہنا اشد ضروری ہے، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا دونوں لوگوں کی رائے پر اثر انداز ہونے کے علاوہ مختلف ایشوز کے بارے میں ہونے والی پیش رفت، سیاسی ایجنڈے کے تعین، تنقید، آگاہی اور معاشرے کی سماجی و اخلاقی تربیت پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہے، عوام کے مسائل سے حکومت کو آگاہ کرنا، عوام مسائل کے حل کے لیے حکومتی اقدامات کی تشہیر کرنا، سرمایہ کاری و دیگر شعبوں کے فروغ کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی برادری سے مضبوط تعلقات کے قیام کے لیے ملک و صوبے کے مثبت پہلوؤں کو سامنے لانا بھی یقیناً میڈیا کے ذریعے زیادہ موثر انداز میں ممکن ہے۔ بلاشبہ کرپشن کے خاتمے سمیت جمہوریت کے استحکام، معاشرتی مسائل کو اجاگر کرنے اور ملک وصوبے کو مشکلات کے گرداب سے نکالنے کے لیے میڈیا بہترین رہنمائی فراہم کر رہا ہے، اور اگر میڈیا معاشرے میں موجود برائیوں، حکومتی خامیوں کی نشاندہی اور تنقید برائے اصلاح کے ساتھ ساتھ مسائل کے حل کے لیے بھی اپنا مزید بہتر و موثر کردار ادا کرے تو ملک وصوبے کو درپیش مسائل کا حل جلد اور بہتر انداز میں نکالا جاسکتا ہے۔ کرپشن کے خاتمے کے لیے میڈیا مزید متحرک اور فعال کردار ادا کرسکتا ہے، اخبارات کے اداریوں، ٹی وی مباحثوں اور خصوصی مضامین کی اشاعت سے جہاں کرپشن کے خاتمے کے لیے بات ہوسکتی ہے وہیں میڈیا سے تعلق رکھنے والے حضرات اس حوالے سے حکومتی اقدامات کے لیے اپنی رائے بھی دے سکتے ہیں۔ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا نے ابلاغ عامہ میں انقلاب برپا کیا ہوا ہے سوشل میڈیا اس وقت ایک ایسا بہترین پلیٹ فارم ہے جس کا ہر سطح پر بہترین اور مثبت استعمال ممکن ہے تقریباً تمام میڈیا ہاؤسز، اداروں، صحافی حضرات کے پرسنل فیس بک، ٹوئٹر، انسٹا گرام اکاؤنٹس اور وٹس ایپ گروپس موجود ہیں جن کے ذریعے کرپشن کے خاتمہ کے لیے عوام کو شعور و آگاہی فراہم کی جاسکتی ہے۔ ملک وصوبے کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے اور عوام کی بہتری و خوشحالی کے لیے معاشرے سے کرپشن کا خاتمہ ناگزیر ہے۔ کرپشن و دیگر مسائل کے لیے ہم سب کو متحد ہوکر آگے بڑھنا ہوگا، بلاشبہ صحافی معاشرے کی آنکھ ہیں جن کے ذریعے عوامی و معاشرتی مسائل سامنے آتے ہیں اور اس حقیقت میں کوئی دورائے نہیں کہ کرپشن کے خاتمے میں میڈیا اور اس شعبے سے تعلق رکھنے والے ہر فرد کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا تاکہ معاشرتی اصلاح ممکن ہو اور ترقی و خوشحالی کی نئی راہیں تلاش کرتے ہوئے ملک وصوبے کو دیرپا ترقی کی راہ پر گامزن کیا جاسکے۔

بقیہ ------ چیف سیکریٹری بلوچستان کا دورہ نصیرآباد ------

کروں میری کوشش ہے کہ ترقیاتی کاموں کو مکمل کرانے کیلئے فنڈز کی فراہمی میں حائل رکاوٹوں کو دور کر کے جلد از جلد فنڈز کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ جن محکموں کو ترقیاتی کام کے متعلق فنڈز فراہم کردیئے گئے ہیں وہ سال رواں میں اپنی ترقیاتی اسکیمات مکمل کروائیں تاکہ عوام حکومتی اقدامات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوسکے حکومت عوامی مسائل کے حل کیلئے کوئی کسر نہیں چھوڑ رہی ہے تمام محکموں کو بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنا ہوگا ہم کسی صورت عوام کو مسائل کا شکار ہوتے نہیں دیکھ سکتے آفیسران اپنے محکموں میں دل جوئی سے کام کریں اور عوامی مسائل کی نشاندہی کر کے ان کو جلد از جلد حل کریں۔ انہوں نے محکمہ تعلیم اور صحت کے آفیسران کو ہدایت کی کہ جو ذمہ داریاں ان کے کندھوں پر عائد کی گئی ہیں۔ وہ بہتر طریقے سے ادا کریں جہالت کے خاتمہ کیلئے عوام میں بیداری پیدا کریں۔ ہم کبھی نہیں چاہیں گے کہ ہماری قوم ناخواندہ رہے۔ تعلیمی اداروں کی بہتری کے لیئے تمام آفیسران کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا تعلیم کے شعبے میں بہتری لانا ناگزیر ہے اجلاس میں چیف سیکریٹری کیپٹن (ر) فضیل اصغر کو ڈی آئی جی نصیرآباد رینج شباب عظیم لہڑی نے بھی بریفنگ دی انہوں نے بتایا کہ نصیرآباد رینج میں گزشتہ ادوار کی نسبت حالات اب بہتر ہیں عوام کی جان کے تحفظ کو یقینی بنایا گیا ہے نصیرآباد رینج میں کاروکاری کی تفتیش کے دائرہ کار کو مزید موثر انداز میں بنایا گیا ہے تاکہ سماج دشمن عناصر کی بیخ کنی کی جاسکے اور بے گناہ افراد کے قتل کو روکا جائے انہوں نے بتایا کہ فنڈز کی عدم فراہمی کے سبب ڈی آئی جی آفس اور ہاؤس کی تعمیرات کا کام التوا کا شکار ہے جلد از جلد فنڈز کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے تاکہ تعمیراتی کام شروع ہوں فنڈز کی عدم فراہمی کے باعث 2007 کے بھی تعمیراتی کام ابھی تک مکمل نہیں ہوسکے ہیں بعدازاں چیف سیکریٹری بلوچستان کیپٹن (ر) فضیل اصغر نے سول ہسپتال ڈیرہ مراد جمالی کے مختلف شعبوں کا بھی معائنہ کیا ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر عبدالمنان لانگی اور ایم ایس ڈاکٹر ایاز حسین جمالی نے سول ہسپتال کے مسائل سے انہیں آگاہی فراہم کی چیف سیکریٹری بلوچستان کیپٹن (ر) فضیل اصغر نے نصیرآباد میں ایل آر بی ٹی آنکھوں کے علاج کیلئے قائم کردہ سینٹر کا بھی دورہ کیا چیف سیکریٹری بلوچستان کو ایل آر بی ٹی نصیرآباد یونٹ کے حوالے سے بریفنگ دی گئی ڈی ایچ او ڈاکٹر عبدالمنان لانگی نے بتایا کہ ایل آر بی ٹی ڈیرہ مراد جمالی سینٹر میں جلد فیکو آئی سرجری اور لیزر ٹریٹمنٹ بھی شروع کردی جائیگی اس جدید سہولت سے سارے علاقے میں مریضوں کو بہت فائدہ ہوگا اور انہیں علاج کی اس جدید سہولت کیلئے کوئٹہ یا کسی دوسرے بڑے شہر میں نہیں جانا پڑے گا بلوچستان سمیت ملک بھر میں مریضوں کو جدید سہولیات مہیا کی جائیں چیف سیکریٹری نے امراض چشم کے علاج معالجہ کے شعبے میں ایل آر بی ٹی کی خدمات کو سراہا واضح رہے کہ چیف سیکریٹری بلوچستان کیپٹن (ر) فضیل اصغر اپنے دورہ نصیرآباد میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی، قانون کی عملداری، انصاف کی فراہمی، روڈ نیٹ ورک سمیت دیگر اہم ضروریات کا بھی جائزہ لیا۔

عالمی یوم انسداد بدعنوانی

تحریر: ایاز احمد بلوچ
ڈائریکٹر اینٹی کرپشن

بدعنوانی اور کرپشن کے تدارک کے لیئے اور عوام الناس میں شعور بیدار کرنے کیلئے اقوام متحدہ کی جانب سے ہر سال ۹ دسمبر کو عالمی یوم انسداد بدعنوانی کے طور پر منایا جاتا ہے۔اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک میں اس بابت مختلف نوعیت کے پروگرام منعقد کر کے لوگوں میں شعور بیدار کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔عالمی یوم انسداد بدعنوانی کے پس منظر کچھ یوں ہیں کہ ۱۳۱ اکتوبر ۲۰۰۳ کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ۹ دسمبر کو عالمی دن کے طور پر منانے کی منظوری دی تا کہ عوام الناس میں کرپشن کے حوالے سے آگاہی دی جائے اور اس کے نقصانات اور اثرات جو کہ معاشرے پر پڑتے ہیں اس کے بارے میں معلومات دی جاسکیں۔اقوام متحدہ کا کنونشن برائے تدارک بدعنوانی (UNCAC) United Nation Convention Against Corruption ممبر ممالک کی جانب سے ایک یاداشت اور اظہار یک جہتی ہے جس میں اس بات کا ایمادہ کیا گیا ہے کہ بینالاقوامی سطح پر بدعنوانی کے تدارک پر کام کیا جائے گا۔عالمی سطح پر کرپشن کے خلاف مندرجہ ذیل سلوگن Slogan تقسیم دیے گئے ہیں:۔ا۔آپ کا انکار کہ کوئی آپ کو بدعنوانی پر مجبور کرے۔۲۔کرپشن سب سے بڑا مرض ہے اور شفافیت اس کا بہترین علاج ہے۔۳۔جو لوگ کرپٹ، سیاستدان، چور اور منافق لوگوں کو چنتے ہیں وہ اس بدعنوانی کا شکار ہیں بلکہ شامل ہوتے ہیں۔۴۔کرپشن کے رویہ کو ایک غیر انسانی فعل قرار دیا جائے ۔۵۔عام شخص پر کرپشن کے سب سے زیادہ اثرات ہوتے ہیں۔۶۔کرپشن ترقی کے عمل کا سب سے بڑا دشمن ہے۔اقوام متحدہ کی جانب سے ہر سال کرپشن کے حوالے سے جو دن منائی جاتی ہے۔ان کے پیغامات کچھ اس طرح کے دیئے گئے ہیں۔۲۰۱۶۔۔کرپشن کے خلاف متحد ہوں تا کہ ترقی، امن اور سیکیورٹی کو یقینی بنایا جاسکے۔۲۰۱۵۔۔کرپشن کے جال کو توڑا جائے۔

۲۰۱۴۔۔بدعنوانی کے خلاف جنگ میں متحد ہوں۔۲۰۱۱۔۔آج کرپشن کے خلاف قدم اٹھائیں۔ ۲۰۰۹۔ ۔آپ کا انکار اہمیت رکھتا ہے۔پاکستان نے بھی اس چارٹر کی توثیق کی ہے اور تمام بڑے شہروں میں اس بابت تقاریب کا انعقاد کیا جاتا ہے۔کرپشن ایک ایسا مرض ہے جو کہ کسی معاشرہ کی جڑوں کو کھوکلا کر دیتا ہے اور اس کی موجودگی میں ترقی کی راہ اور عام افراد کے حقوق پامال ہوتے ہیں۔ زندگی کے ہر شعبے میں اس کے اثرات کی وجہ سے لوگوں کے بنیادی حقوق پر اثر پڑتا ہے۔اس اثر اندازی کی وجہ سے نا اہل اور کرپٹ افراد اہل لوگوں کی جگہ لیتے ہیں جس سے ہر شعبہ ہائے زندگی میں صلاحیت اور کارکردگی کا معیار گر جاتا ہے۔اور عام شہری اور اہل افراد کے حقوق سلب ہو جاتے ہیں۔کرپشن ایک عالمی مسلہ ہے لیکن ترقی

پذیر ممالک میں جہاں بنیادی ڈھانچہ اور انتظامی امور ارتقائی مراحل میں ہوں اور خواندگی کا تناسب کم ہو تو لوگوں میں کرپشن کے خلاف آواز بلند کرنے کی بابت معلومات نہیں ہوتی ہیں اور اس کی وجہ سے بدعنوان عناصر کو مزید پھل پھولنے کا موقع ملتا ہے اور حکومت اور معاشرے کی گرفت کمزور پڑ جاتی ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام ادارے اور عناصر جو کہ عام پبلک کے فنڈ اور ٹیکسز سے چلتے ہیں ان پر سخت قسم کی نگرانی کا نظام وضع کیا جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کسی بھی قسم کی بدعنوانی کی صورت میں ذمہ دار افراد کے خلاف کاروائی کی جاسکے۔کوئی بھی معاشرہ تب تک ترقی نہیں کرسکتا جب تک اس معاشرے میں بدعنوانی کے عناصر موجود ہوں، جہاں میرٹ کو پامال کیا جائے، جہاں شفافیت کا وجود نہ ہو، جہاں اقربا پروری ہو، جہاں لوٹ کھسوٹ ہو، جہاں عوام کے ٹیکس کا پیسہ محفوظ نہ ہو۔یہ وقت کی اہم ضرورت ہے کہ معاشرے کا ہر طبقہ، سیاستدان، بیوروکریسی، سول سوسائٹی، طالب علم اور عوام کو مل کر اینٹی کرپشن کے ہاتھ مضبوط کرنے ہونگے، تا کہ اس معاشرے سے اور اس صوبے سے بدعنوانی کے ناسور کا خاتمہ کیا جاسکے۔بلوچستان کی ترقی کا راز بدعنوانی کے خاتمے اور شفافیت کو یقینی بنانے میں ہے۔لوگوں میں اس شعور کو بیدار کرنے کی اشد ضرورت ہے کہ اس

صوبے کا نقصان ہمارا انفرادی نقصان بھی ہے۔یہ لوٹ کھسوٹ، یہ بد دیانتی، یہ بدعنوانی اس صوبے کی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔اس رکاوٹ کو ہٹانے کے لیے عملی اور سخت اقدامات کرنے ہونگے۔بدعنوان اور رشوت خور عناصر کو اس کے منطقی انجام تک پہچانا لازم بن گیا ہے۔بدعنوانی کا مرض پھیلتا جارہا ہے اور ہمارے معاشرے کو کھوکھلا کرتا جارہا ہے۔ہم سب جانتے ہیں کہ اس موزی مرض نے ہماری سماجی، سیاسی، ذاتی اور روحانی زندگی کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔قائداعظم محمد علی جناح نے دستور ساز اسمبلی میں اپنے کلیدی خطاب میں قانون سازوں کو جہاں نظم وحکمرانی کے اہداف اور اصول وضوابط سمجھانے کی کوشش کی وہیں کرپشن اور بدعنوانی کی خرابیوں اور اس کے منفی اثرات کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں بھی مکمل آگاہی دی۔تو یہ لازم ہے کہ ہم بابائے قوم کے بتائے گئے اصولوں کو نا صرف سمجھیں بلکہ ان کو اپنائیں اور اپنی عملی زندگی میں ان اصولوں کو لاگو کریں۔صوبہ بلوچستان میں ڈائریکٹوریٹ آف انکوائریز اینڈ اینٹی کرپشن، اینٹی کرپشن ایکٹ 2010 کے تحت قائم کیا گیا۔جس کا بنیادی مقصد سرکاری ملازمین کی بے قاعدگیوں کی تفتیش کرنا

اور صوبے میں بدعنوانی کی روک تھام کرنا ہے۔س طرح دوسرے صوبوں میں بدعنوانی کی روک تھام میں اینٹی کرپشن کا کلیدی کردار ہے، اسی طرح صوبہ بلوچستان میں بھی محکمہ اینٹی کرپشن اپنے دستیاب وسائل میں رشوت خوری اور بدعنوانی کی روک تھام کی کوششوں میں سر گرم عمل ہے۔ڈائریکٹریٹ آف انکوائریز اینڈ اینٹی کرپشن کا دفتر کوئٹہ میں ہے جو کہ صوبائی سطع پر تمام سرکل دفاتر کی نگرانی اور انکے کام کی پراگرس لیتی ہے۔سرکل دفاتر تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں قائم ہیں جو کہ ان شہروں میں ہیں۔کوئٹہ سرکل آفس، سبی سرکل آفس، لورالائی سرکل آفس، خضدار سرکل آفس تربت سرکل آفس، نصیر آباد سرکل آفس۔حال ہی میں رخشان ڈویژن میں بھی نئے سرکل آفس کی منظوری ہوچکی ہے جو خاران میں کھولا جائیگا۔مندرجہ ذیل اقدامات سے کرپشن اور بدعنوانی کے خلاف اٹھائے جاسکتے ہیں:۔ا۔عام لوگوں میں شعور بیدار کیا جائے کہ اس کے اثرات معاشرے پر کتنی بری طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔۲۔کومتی اداروں میں شفافیت اور طریقہ کار کے رولز میں اس بابت تبدیلیاں لائی جائیں کہ سرکاری اہداف اچھی طرح سے مکمل کئے جاسکیں۔ ۳۔بدعنوانی کے تدارک کیلئے سرکاری اور پبلک اداروں میں شکایت سیل کا قیام عمل میں لایا جائے اور عوام الناس کو ان تک آسان رسائی ہو۔۴۔جن دفاتر اور اداروں میں عوام الناس کا زیادہ رابطہ ہو اور وہاں بدعنوانی کے عمل کا امکان ہو وہاں CCTV کیمرے لگائے جائیں تا کہ تمام عمل کی نگرانی کی جاسکے۔۵۔غریب اور امیر کا فرق ختم کریں اور تمام شعبہ ہائے زندگی کے افراد کو ایک ہی نظر سے دیکھا جائے۔۶ انصاف کے عمل کو معاشرے کے نچلی سطح تک پھیلایا جائے اور اس چیز کی واضح نشانیاں ہوں۔۷۔معاشرے میں کرپٹ عناصر کی نشاندہی اور اس کے تدارک کے عملی اقدامات کو یقینی بنایا جائے۔۸۔کرپٹ عناصر کو سزا دی جائے اور لوگوں کیلئے عبرت کا نشان بنایا جائے تا کہ دوسرے افراد اس سے گریز کریں۔۹۔نظام حکومت اور ان اداروں میں جہاں قانون کی عمل داری اور سسٹم کو مضبوط کیا جائے جس میں بدعنوانی کے عناصر کی حوصلہ شکنی ہوسکے۔۱۰۔کرپٹ عناصر اور اقدامات کی نشاندہی کرنے والے افراد کی حوصلہ افزائی اور ان سے تعاون کیا جائے تا کہ معاشرہ کا ہر فرد اس قسم کے اقدامات کو کرنے میں کوئی عار اور مشکل نہ سمجھے۔